Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
June 26, 2025

Influences of Kashf al-Mahjub on Subsequent Sufi Literature

کشف المحجوب کے مابعد صوفیانہ ادب پر اثرات

Muhammad Ramzan Zia Sialvi
Ph.D Scholar
Minhaj University, Lahore
Email: Muftimramzansialvi@yahoo.com

Abstract

Kashf al-Mahjub (The Unveiling of the Veiled) authored by Sufi saint Hazrat Syed Ali bin Usman Al-Hujwiri (also known as Hazrat Da'ta Gunj Bakhsh), is a seminal work in the field of Sufism that intricately blends spiritual experiences and philosophical insights. The book is condidered a fundamental book of Sufism. It highlights key Sufi concepts such as love, self-annihilation (*fana fi Allah*), knowledge (*ma'rifah*), and unity with the Divine (*ittihad bil-haqq*), all conveyed in a simple and accessible manner. These profound teachings not only influenced spiritual practices but also left an eternal impact on Urdu literature, enriching its poetic, narrative and symbolic traditions. *Kashf al-Mahjub* played a significant role in introducing Sufi philosophy to a broader audience, fostering an understanding of spiritual truth through allegories, parables, and clear teachings. The work's influence is evident in the evolution of Sufi poetry and prose in Urdu, where themes of mysticism, love, and divine knowledge continue to resonate in contemporary literary expressions.

Keywords: *Kashf al-Mahjub*, Sufism

اللہ تعالٰی نے جس طرح اپنے صالح اور برگزیدہ بندوں میں سید علی بن عثمان الہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ(465ھ) کو منفرد اور اخص الخاص مقام سے نوازا ہے، اسی طرح اُن کی یادگار تصنیف ''کشف المحجوب'' کو بھی کتبِ تصوف میں ایک انوکھا و منفرد مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کشف المحجوب کو فارسی زبان میں لکھی گئی تصوف کی اوّل کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے ۔(i) اور اسی سبب سے آپؒ کی تعلیمات و افکار کا گہرا اثر، کشف

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
June 26, 2025

المحجوب کے ذریعہ مابعد صوفیہ کے احوال کے ساتھ ساتھ ان کی تصانیف میں بھی نظر آتا ہے۔ چناچہ بعد میں آنے والے متعدد صوفیہ کرام نے کشف المحجوب سے استفادہ بھی کیا اور اپنی تصانیف میں اِس کی تعلیمات وافکار کو مناسب جگہ بھی دی۔

ذیل میں ان اہم کتب تصوف کا ذکر کیا جارہا ہے جن میں کشف المحجوب سے اقتباس واکتساب فیض کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں:

تذکرۃ الاولیاء اور کشف المحجوب:

ملک الشعرا بہار نے اپنی کتاب ''سبک شناسی'' میں ''تذکرۃ الاولیاء '' کے مصنف حضرت خواجہ فرید الدین عطارؒ (618ھ) کا **کشف المحجوب** سے استفادے کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے:

عطارؒ ظاھرا از کتاب کشف المحجوب استفادہ کردہ است و غالباً عبارات آن بدون ذکر خود کتاب یا مؤلف با اندك تصرفی کہ تبدیل کھنہ بہ نو باشد نقل نمودہ ست۔([ii])

"عطارؒ نے بظاہر کتاب کشف المحجوب سے استفادہ کیا ہے، اور اکثر اس کی عبارات کو بغیر کتاب یا مصنف کا نام لیے، معمولی تصرف کے ساتھ یعنی پرانی زبان کو نئی طرز میں ڈھال کر نقل کیا ہے۔"

اسی طرح روسی مستشرق زوکوفسکی کی تحقیق یہ ہے:

''شیخ عطارؒ در تذکرۃ الاولیاء ، خود مکرر از کشف المحجوب ھجویری جلابی غزنوی استفادہ کردہ و در موارد متعدد بدون ذکر مأخذ، از او اقتباساتی کردہ است و در اغلب این موارد فقط بذکر عبارت (تقلست) اکتفا در زیدہ([iii])

''شیخ عطارؒ نے تذکرۃ الاولیاء میں بارہا ہجویری جلابی غزنویؒ کی کتاب کشف المحجوب سے استفادہ کیا ہے، اور متعدد مقامات پر بغیر ماخذ کا ذکر کیے، اس سے اقتباسات نقل کیے ہیں، اور اکثر ان مقامات پر صرف لفظ 'نقل است' کہنے پر اکتفا کیا ہے۔''

مثال کے طور پر حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ نے ''تذکرۃ الاولیاء ''میں صرف دو مقام پر حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کا اسم گرامی تحریر کر کے ان کے اقوال نقل کیے ہیں۔

1. شیخ بو علی بن عثمانؒ بیان کرتے ہیں کہ: ''میں ایک مرتبہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کی قبر کے نزدیک سویا ہوا تھا، تو میں نے دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں ہوں اور حضور اکرم ﷺ باب بنی شیبہ سے ایک معمر شخص کو آغوش مبارک میں لیے تشریف لائے اور مجھے حیرت زدہ دیکھ کر فرمایا: یہ مسلمانوں کا امام اور تمہارے ملک کا باشندہ ابو حنیفہ ہے۔'' ([iv])

کشف المحجوب میں یہی خواب اس طرح مذکور ہے:

''میں (یعنی حضرت علی بن عثمان جلابی رحمۃ اللہ علیہ) ایک بار شام میں تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذنِ رسولِ اکرم ﷺ کے مزار کے سرہانے سو رہا تھا کہ اپنے آپ کو مکہ میں دیکھا اور اسی خواب میں دیکھا کہ سرکارِ مدینہ ﷺ بابِ بنی شیبہ سے تشریف لا رہے ہیں اور ایک بزرگ معمر کو اپنے پہلو میں اس طرح لے رکھا ہے جیسے بچوں کو شفقت سے لیتے ہیں۔ میں فرطِ محبت سے دوڑا اور حضور ﷺ کے پائے اقدس کو چومنے لگا اور میں اس تعجب میں تھا کہ یہ معمر، حضور ﷺ کے اتنے محبوب کون ہیں! ۔ حضور ﷺ میرے تعجب کو نورِ نبوت سے سمجھ گئے۔ مجھے فرمانے لگے: یہ تیرا امام ہے اور تیرے شہر کے لوگوں کا امام ہے، یعنی ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ۔'' ([v])

تذکرۃ الاولیاء میں دو باتوں کا ذکر نہیں ہے۔ اُن دو باتوں میں سے پہلی بات یہ ہے حضرت علی بن عثمان ہجویری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

- **پہلی بات:** میں فرطِ محبت سے دوڑا اور حضور ﷺ کے پائے اقدس کو چومنے لگا۔
- **دوسری بات:** حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تیرا امام ہے اور تیرے شہر کے لوگوں کا امام ہے۔ یعنی حضور ﷺ نے حضرت علی بن عثمان ہجویری علیہ الرحمۃ کو بتادیا کہ: یہ (ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ) تیرا امام ہے۔
- **تیسری بات:** قابلِ غور یہ ہے کہ تذکرۃ الاولیاء میں صاحبِ کشف المحجوب کا اسمِ گرامی "شیخ بو علی بن عثمان" لکھا ہوا ہے، جب کہ در حقیقت'' علی بن عثمان'' (علیہ الرحمۃ) نام ہے۔

2. حضرت ابن عطار رحمہ اللہ تعالی (390ھ) کے ذکر میں۔([vi])

اسی طرح شیخ فرید الدین عطارؒ نے اپنی کتاب میں چند ایسے واقعات بھی درج کیے ہیں جو بعینہٖ کشف المحجوب میں بیان کیے گئے ہیں۔ ایک واقعہ حضرت

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا ملاحظہ ہو:

”دورِ خلافت راشدہ میں جب حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کوفہ پہنچے اور اہلِ یمن سے ان کا پتہ معلوم کیا تو کسی نے کہا: میں ان سے پوری طرح تو واقف نہیں، البتہ ایک دیوانہ آبادی سے دُور عرفہ کی وادی میں اونٹ چرایا کرتا ہے اور خشک روٹی اس کی غذا ہے، لوگوں کو ہنستا ہوا دیکھ کر خود روتا ہے اور روتے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر خود ہنستا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نماز میں مشغول ہیں اور ملائکہ ان کے اونٹ چرا رہے ہیں۔ فراغتِ نماز کے بعد جب ان کا نام دریافت کیا تو جواب دیا کہ عبداللہ یعنی اللہ کا بندہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ دکھایئے۔ انہوں نے جب ہاتھ دکھایا تو حضور اکرم ﷺ کی بیان کردہ نشانی کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دست بوسی کی، اور حضور ﷺ کا لباس مبارک پیش کرتے ہوئے سلام پہنچا کر اُمتِ محمدی کے حق میں دعا کرنے کا پیغام بھی دیا۔ یہ سن کر اویس قرنی رضی اللہ عنہ عرض کیا کہ آپ خوب اچھی طرح دیکھ بھال فرمالیں شاید وہ کوئی دوسرا فرد ہو جس کے متعلق حضور ﷺ نے نشان دہی فرمائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نشانی کی نشاندہی فرمائی ہے وہ آپ میں موجود ہے۔ یہ سن کر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے عمرؓ! تمہاری دعا مجھ سے زیادہ کارگر ثابت ہو سکتی ہے۔ آپؓ نے فرمایا: میں تو دعا کرتا ہی رہتا ہوں، البتہ آپ کو حضور ﷺ کی وصیت پوری کرنی چاہیے۔ چنانچہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا لباس مبارک کچھ فاصلے پر لے جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ: یارب! جب تک تو میری سفارش پر اُمتِ محمدی کی مغفرت نہ کردے گا میں سرکارِ دوعالم ﷺ کا لباس ہرگز نہیں پہنوں گا، کیوں کہ تیرے نبی نے اپنی امت کو میرے حوالے کیا ہے۔ چنانچہ غیب کی آواز آئی کہ تیری سفارش پر کچھ افراد کی مغفرت کردی۔ اسی طرح آپ مشغولِ دعا تھے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما، آپ کے سامنے پہنچ گئے اور جب آپ نے سوال کیا کہ آپ دونوں حضرات کیوں تشریف لے آئے؟ میں تو جب تک پوری امت کی مغفرت نہ کروالیتا، اس وقت تک یہ لباس کبھی نہ پہنتا۔“(vii)

یہ واقعہ کشف المحجوب میں بھی موجود ہے۔(viii)

عوارف المعارف اور کشف المحجوب:

شیخ شہاب الدین سہروردی (632ھ) علیہ الرحمۃ کشف المحجوب کے فیضان کے بارے میں لکھتے ہیں:

”حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی کشف المحجوب کے بدولت بھی تصوف کی بعض کتابوں کے نام زندہ رہ گئے، حضرت سید علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کشف المحجوب میں اپنے معاصرین اور اسلاف کرام کی چند تصانیفِ تصوف کی نشاندہی فرمائی ہے۔“(ix)

یعنی شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ بھی یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ تصوف کی دنیا میں کشف المحجوب نے بعد میں آنے والے ادبِ تصوف پر اپنے اثرات مرتب کیے ہیں اور صوفیہ کرام نے کشف المحجوب کو مآخذ بنایا ہے۔

ملفوظاتِ دُررِ نظامی اور کشف المحجوب:

بر صغیر میں تمام سلاسل کے صوفیأ نے جن چند کتب تصوف کو اپنی اپنی خانقاہوں میں سبقاً پڑھایا، ان میں سر فہرست کشف المحجوب ہے اور اس کا اندازہ حضرت محبوب الٰہی سید نظام الدین اولیاء رحمۃاللہ علیہ (725ھ) کے اس فرمان سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے:

اگر کسے را پیری نه باشد چوں ایں را مطالعه کند او را پیدا شود (x)

"اگر کسی شخص کو پیر کامل دستیاب نہ ہو تو اس کتاب کا مطالعہ کرے اسے مرشد کامل مل جائے گا۔"

راقم کی رائے میں حضرت محبوب الٰہی سید نظام الدین اولیاء رحمۃاللہ علیہ کے مندرجہ بالا ارشاد کے دو مفہوم ہیں:

1. اگر کسی شخص کا کوئی مرشد نہ ہو، اور وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے، تو اسے مرشدِ کامل مل جائے گا۔
2. اگر کسی کو مرشد نہ مل رہا ہو جو تصوف کے معاملات کی تشریح اور راہِ سلوک میں اس کی صحیح رہنمائی کرے، تو ایسا شخص اس کتاب "کشف المحجوب" کا مطالعہ کرے تو یہ کتاب اس شخص کی ایک مرشد کامل کی طرح نہ صرف رہنمائی کرے گی، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسے آج کل کے بے شمار مرشدانِ کامل (بزعمِ خویش) سے بے نیاز بھی کر دے گی۔

تاریخ فیروز شاہی اور کشف المحجوب:

تاریخ فیروز شاہی میں ضیاء الدین برنی (759ھ) داتا گنج بخش علیہ الرحمہ اور کشف المحجوب سے دیگر صوفیا کا کسبِ فیض حاصل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

و اشراف و اکابر که بخدمت شیخ پیوسته بودند در مطالعه کتب سلوك و صحائف احکام طریقت مشاهده می شد و کتاب قوت القلوب و احیاء العلوم وترجمه احیاء العلوم و عوارف و کشف المحجوب وشرح تعرف و رساله قشیري و مر صاد العباد ومکتوبات عین القضاة۔ و لوائح ولوامع قاضي حمید الدین ناگوری و فوائد الفواد امیر حسن را بواسطه ملفوظات شیخ خریداران

بسیار پیدا آمدند و مردمان پیشتر از کتابیان از کتب سلوك و حقائق باز پرس کردند ۔ [xi]

''اور جو اشراف واکابر (معزز و بڑے لوگ) شیخ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، وہ سلوک کی کتابوں اور طریقت کے احکام کی تحریروں کے مطالعے میں مشغول نظر آتے تھے۔ جیسے قوت القلوب، احیاء العلوم، احیاء العلوم کا ترجمہ، عوارف المعارف، کشف المحجوب، شرح التعرف، رسالہ قشیریہ، مرصاد العباد، مکتوبات عین القضات، اور قاضی حمید الدین ناگوری کی لوائح اور لوامع، نیز امیر حسن کی فوائد الفواد یہ سب کتابیں شیخ کے ملفوظات (اقوال) کی وجہ سے بہت زیادہ مقبول ہو گئیں اور ان کے بہت سے خریدار پیدا ہو گئے۔ اور لوگ کتاب فروشوں سے لینے کے بجائے پہلے شیخ سے سلوک اور حقائق کی کتابوں کے بارے میں دریافت کیا کرتے تھے ۔''

مکتوبات خواجہ شرف الدینؒ اور کشف المحجوب:

حضرت خواجہ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ (782ھ) اپنے مکا تیب شریفہ میں کشف المحجوب کی عبارات بطور سند نقل کرتے ہوئے حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کا یوں اعتراف کرتے ہیں:

صاحب کشف المحجوب که مقتدائی عصر خود بوده است۔ [xii]

"کشف المحجوب کے مصنف، جو اپنے زمانے کے پیشوا اور مقتدا تھے۔"

فصل الخطاب اور کشف المحجوب:

حضرت خواجہ پارسا (822ھ) نے اپنی مایہ ناز تصنیف ''فصل الخطاب'' کی متعدد فصول اور مختلف مقامات پر کشف المحجوب کی عبارتیں نقل کی ہیں اور نہایت تعظیم و تکریم سے حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کا ذکر کیا ہے۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

شیخ عالم ، عارف ، زاہد ، مجاہد ، شیخ الشیوخ ، الطریقة، کاشف اسرار الحقیقت ابو الحسن علی بن عثمان بن ابی علی الغزنوي رحمه الله كه از اقران سلطان طریقه و برهان حقیقت شیخ ابو سعید بن ابو الخیر فضل الله بن محمد بن احمد المیهنی است قدس الله تعالی روحه و اقتدائی ہر دو بزرگوار در طریقت بزین اوتاد و شیخ عباد ابو الفضل محمد بن الحسن السرخسي است قدس الله روحه در کتاب کشف المحجوب لا رباب القلوب آورده است۔ [xiii]

''شیخ عالم، عارف، زاہد، مجاہد، اور شیخ الشیوخِ طریقت، حقیقت کے رازوں کے کشاف، ابو الحسن علی بن عثمان بن ابی علی غزنوی رحمہ اللہ، جو طریقت کے سلطان اور حقیقت کے برہان، شیخ ابو سعید بن ابو الخیر فضل اللہ بن محمد بن احمد المیہنی قدس اللہ تعالیٰ روحہ کے ہم عصر تھے اور طریقت میں دو بزرگوں کی اقتداً کی: ایک زینِ اوتاد اور دوسرے شیخِ عباد ابو الفضل محمد بن الحسن السرخسی قدس اللہ روحہ۔ انہوں نے یہ (باتیں) اپنی کتاب کشف المحجوب لاربابِ القلوب میں بیان کی ہیں۔''

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

کشف المحجوب کا مکمل اور اصل نام ''کشف المحجوب''، ہی ہے۔ بعض محققین جن میں پروفیسر ز وکوفسکی اور خواجہ محمد پارسا شامل ہیں، انہوں نے کتاب کے نام کے ساتھ ''لارباب القلوب''کا اضافہ کیاہے جو کہ درست نہیں ہے۔(xiv)

مکتوباتِ گیسودراز اور کشف المحجوب:

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز سید محمد حسینی علیہ الرحمہ (825ھ) نے اپنی بے مثل تصانیف میں کشف المحجوب کے حوالے درج کیے ہیں۔ایک مکتوب میں حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی عبارت کا حوالہ دیتے ہوئے انہیں درج ذیل خوبصورت القابات کے ساتھ مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آں محقق مدقق آں شیخ برحق آں صوفی معنوی وصوري ابو علی عثمان(علی بن عثمان) هجویری قدسی نقل کرده است ۔(xv)

''وہ محقق ومدقق، وہ برحق شیخ، وہ معنوی وصوری صوفی، ابو علی عثمان(علی بن عثمان) ہجویری قدس اللہ سرہ نے نقل کیاہے۔''

اس عبارت میں حضرت علی ہجویریؒ کے اسم گرامی کو جو " ابو علی عثمان " لکھا ہے یہ کتابت کی غلطی ہے ۔ جبکہ آپؒ کا اصل نام'' ابو الحسن علی بن عثمان'' ہے۔

لطائف اشرفی اور کشف المحجوب:

سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ(828ھ) کے ملفوظات پر مشتمل "لطائف اشرفی" میں بھی کشف المحجوب کا ذکر ملتاہے جس میں سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ نے سید علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اقوال نقل کرتے ہوئے فرمایاہے کہ:

''اخیار: صاحبِ کشف المحجوب فرماتے ہیں کہ اخیار کی تعداد سو ہے۔اور مزید سید علی بن عثمان ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: نقباء صرف تین حضرات ہیں۔''(xvi)

اسی کتاب '' لطائف اشرفی ''میں معجزہ، کرامت، خارقِ عادات اور استدراج کے عنوان کے تحت حضرت آصف بن برخیا رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ یوں مرقوم ہے:

''حضرت قدوۃ الکبراء(سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃاللہ علیہ) نے فرمایا: کہ صاحبِ کشف المحجوب (حضرت داتا گنج بخش) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

بعض کتبِ سماوی(قرآن پاک، زبور اور تورات)میں آصف بن برخیا (وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام)کی کرامت کاذکر فرمایاہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہاکہ ملکۂ بلقیس کا تخت، بلقیس کے دربار میں آنے سے پہلے ان کے سامنے حاضر کردیاجائے اور خداوند تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ حضرت آصف بن برخیا کا یہ شرف مخلوق کو مشاہدہ کرائے اور اہلِ زمانہ پر یہ ظاہر ہوجائے کہ اولیاءاللہ سے کرامت کاصدور جائز ہے، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے درباریوں سے فرمایاکہ تم میں ایساکون ہے کہ بلقیس کے یہاں آنے سے پہلے اس کاتخت یہاں لے آئے ؟تو:

قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِکَ (xvii)

"ایک بڑاخبیث جن بولا میں وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ حضوراجلاس برخاست کریں۔"

یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایاکہ میں تواس سے بھی جلد چاہتاہوں۔اس وقت آصف بن برخیانے عرض کیا:

اَنَا اٰ تِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ (xviii)

"میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کی پلک جھپکنے سے قبل حاضر کردوں گا۔"۔۔۔

یہ سُن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ناگواری کااظہار نہیں فرمایابلکہ اس کام پر ان کومامور کردی،نہ اس سے انکار کیااور نہ اس امر کوانہوں نے ناممکن سمجھا۔اور یہ امر بہر حال معجزہ میں داخل نہیں تھا،اس لیے کہ آصف بن برخیا پیغمبر نہیں تھے۔ظاہر ہے کہ اس کو کرامت ہی سے موسوم کیاجائے گا۔"(xix)

کشف المحجوب میں اسی واقعہ شیخ سید علی ہجویری علیہ الرحمۃ نے یوں ذکر کیاہے:

"حضرت آصف بن برخیاکی جو کرامت ہے،وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی موجودگی میں ہے۔چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہاکہ تختِ بلقیس اس کے آنے سے پہلے آئے اور فرمایا:تم میں کون ہے؟جو اس تخت کو بلقیس کے آنے سے پہلے ہمارے سامنے پیش کرے۔ تو قرآن کریم میں ارشاد ہے:

قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِکَ ۔(xx)

"ایک بڑاخبیث جن بولا میں وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ حضوراجلاس برخاست کریں۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا:اس سے بھی پہلے وہ پیش کیاجائے،تو حضرت آصف بن برخیانے عرض کی:

اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰہُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَہٗ (xxi)

"میں اسے آپ کے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے، پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا۔"

اس دعوے سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے انکار نہ فرمایا بلکہ وہ کرامتِ آصف دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا:

قَالَ ہٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ (xxii)

"کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔"

اور یہ حقیقتِ واقعہ ہے کہ تخت کا ملکِ سبا سے طرفۃ العین میں حاضر کردینا کسی صورت معجزہ سے کم نہ تھا بلکہ یہ کرامت تھی۔ اس لیے کہ آصف بن برخیا ہرگز پیغمبر نہ تھے، اور معجزہ پیغمبر کے سوا جائز نہیں۔ لا محالہ ماننا پڑے گا کہ یہ معجزہ نہ تھا بلکہ کرامت تھی۔ اگر معجزہ ہوتا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے دستِ حق پرست سے اس کا مظاہرہ ہوتا۔"(xxiii)

لطائف اشرفی اور کشف المحجوب دونوں کی عبارات ایک جیسی ہیں، جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لطائف اشرفی نے بھی کشف المحجوب سے تصوفانہ اثر قبول کیا ہے، سوائے اس بات کے کہ کشف المحجوب میں اس قرآنی واقعہ میں آیت کے حوالے میں یہ حصہ بھی موجود ہے:

فَلَمَّا رَاٰہُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَہٗ قَالَ ہٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ (xxiv)

"پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے"

اسی طرح اصحابِ کہف کا معاملہ ہے۔ ان کا طویل مدت کے لیے سونا، غار کے اندر ان کا دائیں بائیں کروٹیں لینا۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ نُقَلِّبُہُمۡ ذَاتَ الۡیَمِیۡنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ کَلۡبُہُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَیۡہِ بِالۡوَصِیۡدِ (xxv)

"اور ہم ان کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں اور ان کا کتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے غار کی چوکھٹ پر بیٹھا ہے۔"

یہ تمام امور خلافِ عادت ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ معجزہ نہیں پس اس کو کرامت ہی کہا جائے گا۔

سید سلطان اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ نے جو اصحابِ کہف کے متعلق بیان کیا ہے، بالکل اسی طرح کشف المحجوب میں بھی تحریر کیا گیا ہے۔(xxvi)

سید سلطان اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب میں کرامت کا ثبوت حدیث مبارکہ سے دیتے ہوئے کشف المحجوب کا حوالہ دیا ہے، آپؒ فرماتے

ہیں:

"اسی طرح قومِ بنی اسرائیل کے ایک راہب جریح نامی کا یہ واقعہ ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بنی اسرائیل میں ایک راہب جس کا نام جریح تھا۔ جریح بہت ہی عبادت گزار شخص تھا۔اس کی ایک پردہ نشین ماں تھی۔ایک دن جریح کی ماں اس سے ملنے کے لیے آئی، جریح نماز میں مشغول تھا،اس لیے اس نے عبادت خانہ کا دروازہ کا نہیں کھولا۔ جریح کی ماں بیٹے سے ملے بغیر واپس چلی گئی۔اسی طرح وہ دوسرے اور تیسرے دن ملنے کے لیے گئی اور بے نیل و مرام واپس چلی گئی۔ مایوسی کے عالم میں اس نے بددعا کی کہ:

الٰہی جریح کو رُسوا کردے اور میرا حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے اس کو اپنی گرفت میں لے لے۔

جریح کے قرب وجوار میں ایک بہت ہی بدسیرت عورت رہتی تھی،اس نے کہا کہ میں جریح کو بُرے راستے پر ڈالوں گی۔وہ خانقاہ کے اندر گئی اور جریح سے اپنا مطلب نکالنا چاہا،لیکن جریح نے اس کی طرف مطلق التفات نہیں کیا۔خانقاہ سے واپسی میں اس بدکردار عورت نے ایک گڈریئے سے زنا کرایا اور اس سے حمل ٹھہر گیا۔ وضعِ حمل کے وقت وہ شہر میں آئی۔جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے کہا کہ یہ جریح کا ہے۔لوگ جریح کی خانقاہ کی طرف دوڑ پڑے اور اس کو پکڑ کر بادشاہِ وقت کے پاس لے گئے۔ جریح نے (اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے) اس بچہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ: اے بچے! بول کہ تیرا باپ کون ہے؟ خدا کی قدرت سے وہ بچہ گویا ہوا اور اس نے کہا کہ میری ماں نے تم پر بہتان لگایا ہے، میرا باپ تو فلاں گڈریا ہے۔(بچہ کا اس طرح کلام کرنا بھی ایک کرامت ہے۔)۔"([xxvii])

جریح (جریج) کا واقعہ کشف المحجوب میں بھی اسی طرح ہی مذکور ہے۔([xxviii]) اور دونوں کتابوں میں "جریح" ہی ذکر کیا گیا ہے، جب کہ بخاری شریف میں "جریح" کی بجائے "جریج" مذکور ہے، یعنی "ح" کی جگہ "ج" درج ہے جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے جب کہ کشف المحجوب کے اکثر فارسی نسخوں میں جریج "ج" کے ساتھ ہی درج ہے۔ یہ حدیث مبارک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

قال أبو هريرة رضي الله عنه: قال رسول الله ﷺ: نادت امرأة ابنها وهو في صومعة ، قالت: يا جريج، قال: اللهم أمي وصلاتي، قالت: يا جريج، قال: اللهم أمي و صلاتي،

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

قالت: يا جريج، قال: اللهم أمي وصلاتي، قالت: اللهم لا يموت جريج حتى ينظر في وجوه المياميس، وكانت تأوي إلى صومعته راعية ترعى الغنم، فولدت، فقيل لها: ممن هذا الولد؟ قالت: من جريج، نزل من صومعته، قال جريج: أين هذه التي تزعم أن ولدها لي؟قال: يا بابوس، من أبوك؟ قال: راعي الغنم ۔ (xxix)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ :رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماں نے اپنے بیٹے کو ندا دی دراں حالِ کہ وہ عبادت خانے میں تھا، ماں نے آواز دی: اے جریج! اس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور میری نماز، ماں نے کہا: اے جریج! اس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور میری نماز۔ ماں نے کہا: اے جریج! اس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور میری نماز۔ ماں نے کہا: اے اللہ! جب تک جریج بدکار عورتوں کے چہروں کو نہ دیکھ لے اس وقت تک اسے موت نہ دینا، جریج کے عبادت خانے کی طرف بھیڑ بکریاں چرانے والی ایک عورت رہتی تھے، اس نے ایک بچہ جنم دیا، اس عورت سے پوچھا گیا؟ یہ بچہ کس کا ہے؟ عورت نے کہا: جریج کا ہے، لوگ اس کے عبادت خانے کی طرف دوڑ پڑے، جریج نے کہا: کیسے تو گمان کرتا ہے کہ اس عورت کا بچہ میرا ہے، جریج نے کہا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ بچے نے جواب دیا: چرواہا۔"

نفحات الانس اور کشف المحجوب:

نفحات الانس میں مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ (897ھ) نے کئی مقامات پر کشف المحجوب کا ذکر کر کے کچھ بزرگوں کے احوال نقل کیے ہیں۔

خواجہ احمد حماد سرخسی قدس سرہ کا ذکر خیر صاحبِ نفحات الانس نے کشف المحجوب کی روشنی میں یوں کیا ہے:

"آپ فرماتے ہیں کہ: خواجہ احمد حماد سرخسی قدس سرہ وقت کے عابدوں میں بہادر تھے۔ ایک مدت تک میرے ساتھ رہے ہیں۔ ان کے وقت میں بہت سے عجائبات میں نے دیکھے ہیں۔ ایک دن میں نے ان سے پوچھا کہ تمہاری ابتدائی حالت کیسی تھی؟ کہا کہ: میں سرخس سے چلا اور جنگل میں آیا، اونٹوں کی نگہبانی کرتا تھا اور ایک مدت تک وہاں تھا۔ ہمیشہ میں بھوکے رہنے کو پسند کرتا۔ اپنا حصہ دوسروں کو دیا کرتا تھا اور خدا کا فرمان میری آنکھوں کے سامنے تھا:

وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ (xxx)

"اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں۔ "

اور اس گروہ صوفیہ کا معتقد تھا۔ ایک دن شیر جنگل سے آیا۔ وہ ایک اونٹ کو پکڑ کر ٹیلہ پر لے گیا اور آواز دی، جس قدر اور درندے طرح طرح کے اس

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

جنگل میں تھے،سب اس کی آواز سن کر آگئے اور وہاں جمع ہوگئے ۔ وہ آیا اور اونٹ کو پھاڑ ڈالا اور کچھ نہ کھایا اور پھر ٹیلہ پر چلا گیا۔تمام درندے بھیڑیا، گیڈر،لومڑی وغیرہ مل کر اس کو کھانے لگے اور خوب پیٹ بھر لیے،وہ الگ بیٹھا رہا۔جب سب کھا کر چل دیے تو اس وقت شیر آیا اور چاہا کہ کچھ اس میں سے کھائے کہ ایک لومڑی دُور سے ظاہر ہوئی،شیر واپس چلا گیا اور پھر ٹیلہ پر چڑھ گیا۔لومڑی بھی خواہش کے مطابق کھا کر چلی گئی۔اس کے بعد شیر پھر اُترا اور کچھ اس میں سے کھایا۔میں دُور سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔اس نے چلنے کے وقت مجھ سے کہا:اے احمد! لقمہ کا دے دینا کتوں کا کام ہے اور مردانِ دین کا کام یہ ہے کہ جان قربان کردیں۔جب میں نے یہ پختہ دلیل اس سے سنی تو میں نے سب شغلِ دنیاوی چھوڑ دیئے اور میری توبہ کی ابتداء یہ تھی۔"(xxxi)

اسی طرح صاحبِ نفحات الانس نے صاحبِ رسالہ قشیریہ(از امام ابوالقاسم قشیریؒ) کا ذکر بھی کیا ہے جو کہ اسی طرح کشف المحجوب میں بھی موجود ہے۔چناچہ کشف المحجوب کی روشنی میں صاحبِ نفحات الانس نے فرمایا ہے کہ :

"آپ کا نام عبد الکریم بن ہوازن قشیری ہے۔صاحبِ رسالہ اور تفسیر لطائف الارشات وغیرہ کے ہیں۔ ہر فن میں ان کے لطیفے بہت ہیں۔تصانیف بڑی لطیف ہیں۔ابو علی دقاقؒ کے مرید ہیں۔ابو علی فارمدیؒ کے استاذ ہیں۔ ماہ ربیع الآخر 465ہجری میں فوت ہوئے ہیں۔ صاحبِ کشف المحجوب فرماتے ہیں کہ امام قشیریؒ کو ان کے ابتدائی حال کی بابت میں نے پوچھا،(تو شیخ نے)فرمایا کہ : مجھ کو ایک دفعہ گھر کی کھڑکی کے لیے پتھر کی ضرورت پڑی،جس پتھر کو پکڑتا،وہ جواہر بن جاتا تھا،پھر اس کو پھینک دیتا تھا۔یہ اس لیے تھا کہ ان کے نزدیک دونوں برابر تھے،بلکہ جواہر اُن کے نزدیک زیادہ ذلیل تھے کیوں کہ اس سے ان کی خواہش نہ تھی،پتھر کی خواہش تھی۔صاحب المحجوب یہ بھی فرماتے ہیں کہ : میں نے ان سے یہ سنا تھا،وہ فرماتے تھے :

مثل الصوفی کمثل البرسام اوّله هذیان واخره سکون فاذا تمکنت خرست۔

(یعنی صوفی کا حال برسام کی طرح ہے۔اس کا شروع تو بکواس ہے اور اس کے آخر میں سکون ہے۔پس جب تو نے قرار پکڑا تو گونگا ہو گیا۔"(xxxii)

کشف المحجوب میں شیخ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیریؒ کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے:

"انہیں متاخرینِ صوفیہ میں استاذ وامام زین الاسلام ابوالقاسم حضرت عبد الکریم بن ہوازن قشیری رحمۃاللہ علیہ ہیں۔ اپنے زمانے کے بدیع المثال لوگوں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

میں تھے اور عزت و حرمت میں رفیع المثال اور منزلوں میں علو الحال تھے۔ ان کی بزرگی کا زمانہ مقر ہے اور ان کے فضائل عام طور پر مشہور ہیں۔ ہر فن میں ان کے لطائف بے حد ہیں۔ تصانیف بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے حال و قال کو حشو و زواید سے محفوظ فرما دیا تھا۔ آپؒ سے میں نے سنا کہ فرمایا:

مثل المتصوف كعلة البرسام اوّله هذيان واخره سكوت واذا تمكنت خرس ۔''[xxxiii]

"صوفی کی مثال مریضِ برسام کی سی ہے جس کی ابتداء ہذیان اور بہکی بہکی باتوں سے ہوتی ہے اور آخر میں خاموشی، اور جب متمکن ہو جاتا ہے تو گونگا کر دیتا ہے۔"

نفحات الانس میں ''مثلا الصوفی'' ، رسالہ قشیریہ میں ''مثل المتصوف''، نفحات الانس میں ''کمثل البرسام اولہ ھذیان و آخرہ سکون'' اور رسالہ قشیریہ میں ''معلۃ البرسام اولہ ھذیان و آخرہ سکوت'' ہے۔ مزید نفحات الانس میں ''فاذا تمکنت خرست'' ہے اور رسالہ قشیریہ میں واذا تمکنت خرس ہے۔

سفینۃ الاولیاء اور کشف المحجوب:

محمد دارا شکوہ (1069ھ) نے اپنی مشہور تصنیف ''سفینۃ الاولیاء'' میں کشف المحجوب کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

حضرت پیر علی هجویریؒ را تصانیف بسیار است اما کشف المحجوب مشهور و معروف است و هیچ کس را بران سخن نیست و مرشدی است کامل در کتب تصوف ،بخوبی آن در زبان فارسی کتابی تصنیف نه شده [xxxiv]

"حضرت پیر علی ہجویریؒ کی تصانیف بہت سی ہیں، لیکن کشف المحجوب سب سے زیادہ مشہور اور معروف ہے اور اس پر کسی کو اختلاف نہیں۔ وہ تصوف کی کتابوں میں ایک کامل مرشد ہے، اور اس جیسی کتاب فارسی زبان میں اچھی طرح سے تصنیف نہیں کی گئی۔"

خزینۃ الاصفیاء اور کشف المحجوب:

مفتی غلام سرور لاہوری (1307ھ) اپنی کتاب ''خزینۃ الاصفیاء'' میں کشف المحجوب کی صفات بیان کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

شیخ علی هجویریؒ را تصانیف بسیار است اما کشف المحجوب از مشهور و معروف ترین کتب وی است و هیچ کس را بر وی جائۓ سخن نی بلکه پیش ازین در کتب تصوف هیچ کتابی به زبان فارسی تصنیف نه شده بود [xxxv]

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

"شیخ علی ہجویری کی تصانیف بہت سی ہیں، مگر کشف المحجوب ان کی سب سے مشہور اور معروف کتابوں میں سے ہے، اور اس پر کسی کو کلام نہیں۔ بلکہ اس سے پہلے تصوف کے موضوع پر فارسی زبان میں کوئی کتاب تصنیف نہیں کی گئی تھی۔"

آبِ کوثر اور کشف المحجوب:

کشف المحجوب کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے اسلامی ثقافت کے مشہور مؤرّخ شیخ محمد اکرام (1394ھ) اپنی کتاب ''آب کوثر'' میں لکھتے ہیں:

''چونکہ فارسی زبان میں تصوف پر یہ پہلی کتاب ہے، اس کی تاریخی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ یہ کتاب آپؒ نے اپنے رفیق ابو سعید ہجویریؒ کی خواہش پر، جو آپؒ کے ساتھ غزنی چھوڑ کر لاہور آئے تھے، لکھی۔ اور اس میں تصوف کے طریقے کی تحقیق، اہل تصوف کے مقامات کی کیفیت، ان کے اقوال اور صوفیانہ فرقوں کا بیان، معاصر صوفیوں کے رموز و اشارات اور متعلقہ مباحث بیان کیے ہیں۔ اہل طریقت میں اس کتاب کو بڑا مرتبہ حاصل ہے۔''(xxxvi)

تصوفِ اسلام اور کشف المحجوب:

مفسر قرآن علامہ عبدالماجد دریاآبادی (1398ھ) اپنی کتاب تصوف اسلام میں کشف المحجوب کی مستند حیثیت پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''کتاب کی حیثیت محض مجموعہ روایات و حکایات کی نہیں بلکہ ایک مستند محققانہ تصنیف ہے۔''(xxxvii)

واحد بخش سیال (1416ھ) اور کشف المحجوب:

واحد بخش سیال، کشف المحجوب کے بارے میں اپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں:

''کشف المحجوب کے مندرجات اپنی معنویت و تاثیر میں کاملین کے لیے پیر کامل کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ کتاب تشکیک کے دروازے بند کر کے یقین کی دولت سے نوازتی ہے۔ سید علی ہجویری علیہ الرحمۃ کی تعلیمات و نظریات سے آگہی کے لیے ہمیں اس کتاب کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ کشف المحجوب کے علمی مرتبے کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ عظیم المرتبت صوفیاء نے اپنے مکتوبات اور ملفوظات میں اس کتاب کے حوالے دیے ہیں۔ مارٹن لنگز، اے جی آربری اور ای جی براوئن نے کشف المحجوب کا انگریزی میں ترجمہ کیا اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کتاب نے برصغیر پاک وہند

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

میں اسلامی تصوف کو پہلی مرتبہ متعارف کرایا۔ یہ کتاب تصوف کو بطور نظام مدوّن کرتی ہے۔

کپتان واحد بخش سیال کہتے ہیں کہ :

"سید علی ہجویری علیہ الرحمۃ کی یہ کتاب ایک ہزار سال کے فنی ارتقاء کے باوجود بھی اب تک حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔" (xxxviii)

تاریخ مشائخ چشت اور کشف المحجوب :

کشف المحجوب کی اہمیت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے پروفیسر خلیق احمد نظامی (1418ھ) اپنی کتاب " تاریخ مشائخ چشت" میں بیان کرتے ہیں:

" یہ پہلی کتاب ہے جو فارسی زبان میں لکھی گئی ہے۔ حقیقی تصوف کو عوام تک پہنچانے میں اس کتاب کا بڑا حصہ ہے۔"(xxxix)

مزید لکھتے ہیں:

"شیخ ہجویریؒ کی اس کتاب نے ایک طرف تصوف سے متعلق عوام کی غلط فہمیوں کو دُور کیا، دوسری طرف اس کی ترقی کی راہیں کھول دیں۔"(xl)

مابعد پروفیسر خلیق احمد نظامی فرماتے ہیں:

"شیخ ابو سعید ابوالخیرؒ نے اپنی رباعیات، شیخ عبداللہ ہرویؒ نے اپنی مناجات اور شیخ ہجویریؒ نے اپنی کشف المحجوب کے ذریعے تصوف کے خیالات کو عوام تک پہنچا کر تصوف کے عوامی تحریک بننے اور سلاسل کے منظم ہونے کا سامان بہم پہنچایا ہے۔"(xli)

دیباچہ از حکیم محمد موسیٰ امرتسری (1421ھ) اور کشف المحجوب:

دورِ حاضر میں کشف المحجوب کے مستند اُردو مترجم ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب کا ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ کے آغاز میں محقق عصر حکیم موسیٰ امرتسری کا وقیع علمی و تحقیقی دیباچہ موجود ہے۔ اپنی کتاب کے آغاز میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے دیباچہ کا ذکر کیا ہے، اس دیباچہ میں حکیم موسیٰ امرتسری نے کشف المحجوب کو مرشد قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

''حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاداتِ گرامی وافاضات عالی (کشف المحجوب) بجائے خود مرشدِ کامل کی حیثیت رکھتے ہیں۔''(xlii)

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور کشف المحجوب:

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تصوف پر لکھی گئی اپنی کتاب'' حقیقتِ تصوف ''میں کشف المحجوب سے بہت ساعلمی استفادہ کیا ہے اور اس سلسلے میں آپ اہلِ تصوف کے بارے میں کشف المحجوب میں بیان کردہ حدیث مبارک نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حضرت مخدوم علی ہجویری علیہ الرحمۃ نے ان ہی اہلِ تصوف کے بارے میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے جو اگرچہ تعریفاً اصولِ محدثین کے طریق پر ثابت نہیں ہے لیکن یہ طریق صوفیہ مستند ہے نیز اس کا آیاتِ قرآنی اور دیگر احادیث سے متعارض نہ ہونا اور دیگر مصادرِ اسلام سے اس کی تائید ہو جانا اس کو شرعاً وعقلاً قابل قبول بنا دیتا ہے پھر اس حدیث کا معنًا اسلام کے روحانی مزاج سے مطابقت رکھنا بھی اس کی صحت کی دلیل ہے کیوں کہ اولیاء و عرفاءِ کاملین بالعموم جو کچھ بیان کرتے ہیں بالخصوص وہ اقوال جن کی نسبت حضور ﷺ کی ذات والہ صفات سے ہو وہ معنٰی کے اعتبار سے قرآن وسنت کے تابع اور درست ہوتا ہے اس لیے کہ ان کا جو روحانی و قلبی تعلق ہوتا ہے اس بناء پر محال ہے کہ وہ کوئی غلط بات ذاتِ اقدس ﷺ سے منسوب کریں گویا وہ جو کچھ بیان کرتے ہیں حضور ﷺ سے پوچھ کر کرتے ہیں حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ کی کشف المحجوب میں نقل کردہ حدیث یوں ہے کہ:

من سمع صوت اهل التصوف فلا يؤمن على دعائه كتب عند الله من الغافلين۔

"جس نے اہلِ تصوف کی نِدا سُنی اور اس ندا پر کان نہ دھرا اس کا شمار اللہ کے نزدیک غافلوں میں ہوگیا۔"

کشف المحجوب میں یہ حدیث مبارک یوں مذکور ہے:

من سمع صوت اهل التصوف فلا يؤمن على دعائهم كتب عند الله من الغافلين۔ (xliii)

"جس نے اہلِ تصوف کی ندا سنی اور ان کی پر کان نہ دھرا اس کا شمار اللہ کے نزدیک غافلوں میں ہوگیا۔"

اس حدیث پاک سے دو حقیقتیں آشکار ہوتی ہیں اول یہ کہ تصوف کا لفظ خود نبی اکرم ﷺ کے قول مبارک سے ثابت ہے دوم یہ کہ اہلِ تصوف کی راہ ہی تقویٰ اور پرہیزگاری کی راہ ہے اور اس راہ سے منحرف ہونا غفلت اور بدبختی کی دلیل ہے۔''(xliv)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے حقیقتِ تصوف میں "دعائہ" ذکر کیا ہے، جب کہ کشف المحجوب میں یہی حدیث مبارک کے الفاظ کتاب ''حقیقتِ تصوف'' والے ہیں سوائے اس کہ "دعائہ" کی جگہ "دعائم" تحریر ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ''حقیقتِ تصوف''میں "دعائم" کی جگہ "دعائہ" کمپوزر کی غلطی ہو یا پروف ریڈنگ کرنے والے سے سہواً ہو گیا ہو، کیوں کہ گرائمر کی رُو سے "دعائم" ہی درست ہے اس لیے کہ حدیثِ مبارک میں پہلے "اہلِ تصوف " یعنی جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے اور اس کے بعد اس کی طرف راجع ضمیر بھی جمع (یعنی "دعائم") کی ہونی چاہیے، دوسری دلیل یہ ہے کہ کشف المحجوب میں" دعائم "ہی مذکور ہے جو کہ گرائمر کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری مزید لکھتے ہیں:

''حضرت داتا گنج بخش مخدوم علی ہجویری علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف کشف المحجوب میں شیخ خضریؒ کا یہ قول نقل کیا ہے:

التصوف صفاء السر من كدورة المخالفة ۔(xlv)

'' باطن کو مخالفتِ حق کی کدورت اور سیاہی سے پاک وصاف کر دینے کا نام تصوف ہے۔''

یہ قول کشف المحجوب میں بھی مذکور ہے، جس کی عبارت یہ ہے:

''حضرت ابوالحسن حصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

التصوف صفاء السر من كدورة المخالفة (xlvi)

''تصوف نام ہے اپنے ضمیر کو مخالفتِ حق سے محفوظ رکھنے اور اس کی جلاء و نورانیت کو کدورتِ اوہام سے بچانے کا۔''

یہ قول اسی طرح ''کشف المحجوب''میں بھی مذکور ہے جس طرح ''حقیقتِ تصوف''میں مذکور ہے، سوائے اس بات کے کہ کشف المحجوب میں قائل کا اسمِ گرامی "ابوالحسن حصریؒ" لکھا ہوا ہے، جب کہ ڈاکٹر طاہر القادری کی کتاب ''حقیقتِ تصوف''میں قائل کا اسمِ گرامی "شیخ خضریؒ" لکھا ہے۔

حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

ان الصفا صفة الصديق ان اردت صوفياء على التحقيق (xlvii)

"یادرکھ! کہ صفادر حقیقت صدیق کی صفت ہے اگر تو از روئے حقیقت صوفی بننا چاہتا ہے۔"

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

کشف المحجوب میں حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ کا قول بھی اسی طرح مذکور ہے، جو کہ یہ ہے:

ان الصفا صفة الصديق ان اردت صوفياء على التحقيق (xlviii)

"یعنی اگر تو واقعی صوفی کا متلاشی ہے تو یاد رہے کہ صوفی ہونے کی شانِ صفا تو صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں تھی۔"

پاکستان میں فارسی ادب اور کشف المحجوب:

پاکستان میں فارسی ادب کے مصنف محترم ظہور الدین احمد اپنی شہرۂ آفاق تصنیف میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ کی کشف المحجوب کی اہل علم کے ہاں اہمیت و فضیلت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اہل علم اور اہل باطن نے اس کتاب کی اہمیت وفضیلت کو تسلیم کیا ہے۔" (xlix)

خلاصہ کلام:

کشف المحجوب ، حضرت سّید علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃاللہ علیہ کی ایک اہم ترین تصنیف ہے، جس میں صوفیانہ فلسفہ اور روحانی تجربات کو سادہ اور جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ تصنیف ، تصوف کے اصولوں، روحانی آداب، اور اولیاء اللہ کے احوال پر مبنی ایک مستند کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اس میں نہ صرف صوفیانہ افکار کو علمی اور عملی انداز میں پیش کیا گیا ہے، بلکہ اس کتاب نے بعد کے صوفی ادب، خاص طور پر فارسی، عربی اور اُردو تصوف کی نثر و شاعری کو بھی متاثر کیا ہے۔ صوفیائے کرامؒ نے اس سے روحانی نظریات اخذ کیے اور کئی صوفیانہ مکاتبِ فکر نے اس کے مضامین کو اپنی تعلیمات میں شامل کیا، جس کی بدولت تصوف کی روایت مستحکم اور منظم ہوئی۔

حوالہ جات

---

[i] ۔ غلام سرور لاہوری، خزینۃ الاصفیاء، س ن، لکھنؤ، جلد دوم، ص232

[ii] ۔ ملک الشعراء، شادروان محمد تقی بہار، سبک شناسی یا تاریخ تطور نثر فارسی، س ن، جلد دوم طبع تہران، بار دوم، ص360

[iii] ۔ ایضاً

[iv] ۔ عطار، فرید الدینؒ، محمد بن ابو بکر ابراھیم، 1997ء، تذکرۃ الاولیاء، لاہور، الفاروق بک فاؤنڈیشن، ص141

[v] ۔ ہجویریؒ، کشف المحجوب، (مترجم ابوالحسنات محمد احمد) 2012ء، مکتبہ شمس و قمر جامعہ حنفیہ بھاٹی چوک، لاہور، ص217

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

[vi] ۔عطار، فریدالدینؒ، محمد بن ابو بکر ابراھیم، تذکرۃ الاولیاء، ص350

[vii] ۔ایضاً، ص12

[viii] ۔ہجویری، کشف المحجوب، (مترجم ابوالحسنات محمد احمد)، ص200، 201

[ix] ۔ایضاً

[x] ۔ ایضاً

[xi] ۔ایضاً

[xii] ۔شیخ یحییٰ منیری، سہ صدی مکتوبات، 1319ھ، طبع لاہور، حصہ اول، ص267

[xiii] ۔ایضاً۔

[xiv] ۔ہجویریؒ، کشف المحجوب، (مترجم ابوالحسنات محمد احمد)2012ء، (حکیم موسیٰ امر تسری، دیباچہ کشف المحجوب)، مکتبہ شمس و قمر جامعہ حنفیہ بھاٹی چوک، لاہور، ص47

[xv] ۔شیخ یحییٰ منیریؒ، سہ صدی مکتوبات، 1319ھ، طبع لاہور، حصہ اول، ص267

[xvi] ۔سمنانی، سید اشرف جہانگیر، جون 1999ء لطائف اشرفی، مترجم شمس بریلوی، کراچی، سہیل پریس، پاکستان چوک، ص162

[xvii] ۔النمل، 27: 39

[xviii] ۔النمل، 27:40

[xix] ۔سمنانی، لطائف اشرفی، ص173

[xx] ۔النمل، 27: 39

[xxi] ۔ایضاً، 27:40

[xxii] ۔ایضاً

[xxiii] ۔ایضاً

[xxiv] ۔ایضاً

[xxv] ۔ایضاً

[xxvi] ۔ایضاً

[xxvii] ۔سمنانی، لطائف اشرفی، ص176، 175

[xxviii] ۔ہجویریؒ، کشف المحجوب، (مترجم ابوالحسنات محمد احمد)، ص406

[xxix] ۔بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ، 1422ھ، صحیح بخاری، الجعفي، المحقق: محمد زھیر بن ناصر الناصر، دار طوق النجاۃ، الطبعۃ: الأولی، کتاب فضل الصلاۃ في مسجد مکۃ والمدینۃ، باب إذا دعت الأم ولدھا في الصلاۃ، 2/63، رقم الحدیث: 1206

[xxx] ۔الحشر 9:59

[xxxi] ۔جامی، عبدالرحمانؒ، 2002ء، نفحات الأنس (مترجم سید احمد علی شاہ) لاہور، شبیر برادرز، اردو بازار، ص354

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-2 (April-June, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
June 26, 2025

[xxxii]۔ایضاً،ص349

[xxxiii]۔ہجویریؒ،کشف المحجوب،(مترجم ابوالحسنات محمد احمد)،ص318

[xxxiv]۔داراشکوہ،سفینۃ الاولیاء،1900ء،باردوم،کانپور،ص164

[xxxv]۔غلام سرور لاہوری،خزینۃ الاصفیاء،ص232

[xxxvi]۔شیخ محمد اکرم،آب کوثر،جون2006ء،نقوش پریس لاہور،ص78

[xxxvii]۔دریا آبادی،عبدالماجد،تصوف اسلام،ص38

[xxxviii]۔کپتان واحد بخش سیال،مقدمہ از شارح،معارف اولیاء،2007،جلد5،شمارہ1،ص173

[xxxix]۔خلیق احمد نظامی،تاریخ مشائخ چشت،باراول،1953،دہلی،ص98

[xl]۔ایضاً

[xli]۔ایضاً

[xlii]۔ہجویریؒ،کشف المحجوب،(مترجم ابوالحسنات محمد احمد)،(حکیم موسیٰ امرتسری،دیباچہ کشف المحجوب)،ص14

[xliii]۔ہجویری،کشف المحجوب،(مترجم ابوالحسنات محمد احمد)،ص117

[xliv]۔محمد طاہر القادری،2000ء،حقیقتِ تصوف،لاہور منہاج القرآن پبلی کیشنز،ص165تا167

[xlv]۔ایضاً،ص79

[xlvi]۔ہجویریؒ،کشف المحجوب،(مترجم ابوالحسنات محمد احمد)،ص129

[xlvii]۔طاہر القادری،حقیقتِ تصوف،ص85

[xlviii]۔ہجویریؒ،کشف المحجوب،(مترجم ابوالحسنات محمد احمد)،ص118

[xlix]۔ظہور الدین احمد،پاکستان میں فارسی ادب،1946ء،یونیورسٹی بک ایجنسی، لاہور،ص127